34778 ـ حج كےمطلوبہ آثارومقاصد

سوال

ميں نے بيت اللہ جانے والے حجاج كرام كا ٹيلى ويژن پرمشاھدہ كيا توميرے اندرغم پريشانى متحرک ہوئي اوراس عظيم اجتماع كوديكھتے ہوئے آنسوبہنے لگے .. كاش ميں بھى ان كےساتھ ہوتا اوربہت بڑي كاميابى حاصل كرتا ..
جناب والا ميرا سوال يہ ہے كہ : كيا مسلمان اوراہل اسلام پراس اجتماع كے كچھ اثرات بھى مرتب ہوتے ہيں ؟ اوربيت اللہ كى طرف جانے والى حاجى سے كيا چيز مطلوب ہے اوراسے كيا ياد كرنا چاہيے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ہم آپ كے اس اہتمام اورسوال كرنے پربہت شكر گزار ہيں ، اوراللہ تعالى سے دعا گوہيں كہ حج كرنےوالے شخص كے گناہ معاف فرمائے ، اورجس نے حج نہيں كيا اسے مرغوب چيزكا حصول ہواورغلط اورڈراؤنى چيز سے نجات ملے .. آمين .. آمين .

حج كے مقاصد بہت ہى عظيم ہيں اوراس كے اھداف بہت ہى قيمتى ہيں جن ميں سے چندايک آپ كے ليے ذيل ميں پيش كيے جاتے ہيں :

1 ـ ابراھيم عليہ السلام سے ليكر ہمارے نبى محمدصلى اللہ عليہ وسلم تک انبياء كے ساتھ ربط اورتعلق اورحاجى كامكہ مكرمہ كى حرمت كى تعظيم كرنا ، جب حاجى مشاعرمقدسہ ميں حج كے اعمال ادا كرنے كے ليے ايک جگہ سے دوسرى جگہ جارہا ہوتا ہے تويہ ياد كرتا ہے كہ ان پاكيزہ علاقوں ميں مطہرين انبياء كرام بھى آيا جايا كرتے تھے .

امام مسلم رحمہ اللہ تعالى نے ابن عباس رضي اللہ تعالى عنہما سے روايت كيا ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ : ہم رسول اكرم صلى اللہ عليہ وسلم كے ساتھ مكہ اورمدينہ كے مابين چلے اورايک وادى ميں سے گزرے تورسول اكرم صلى اللہ عليہ وسلم فرمانے لگے :

يہ وادى كونسى ہے ؟ توصحابہ كرام نے جواب ديا وادى ازرق ہے ، تونبى اكرم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا :

گويا كہ ميں اللہ تعالى كےرسول موسى عليہ السلام كوديكھ رہا ہوں ... انہوں نے اپنى انگلياں اپنے كانوں ميں ركھى

ہوئي ہیں اوراونچي آواز سے اللہ تعالی کےلیے تلبیہ کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں ۔

ابن عباس رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر چل پڑے اورایک گھاٹی پر پہنچے تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یہ گھاٹی کونسی ہے ؟ تولوگوں نے جواب دیا ھرشی یا لفت ہے ، تونبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : گویا کہ میں یونس علیہ السلام کودیکھ رہاہوں وہ اپنی سرخ اونٹنی پرسوار ہیں اورانہوں نے اونی جبہ زیب تن کررکھا ہے اوران کی اونٹنی کی لگام نرم چھال کی ہے اس وادی سے تلبیہ کہتے ہوئے گزرہے ہیں ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (214) ۔

2 ۔ لباس کی سفیدی اورصفائي باطنی طہارت اوردل کی صفائي اوررسالت اورمنہج کی سفیدی کی طرف اشارہ ہے ، اوراس میں زینت کوختم کرنا اورمسکنت فقیری کا اظہار اورموت کی یاد دھانی ہے کہ جب کفن کے مشابہ دوکپڑوں میں احرام باندھا جاتا ہے توایسا محسوس ہوتا ہےکہ لگتا ہے کہ اللہ تعالی کے پاس جانے کی تیاری میں ہے ۔

3 ۔ میقات سےاحرام باندھنا اللہ تعالی کی غلامی اورعبادت اوراس کی اطاعت وفرمانبرداری اوراس کی شریعت اورحکم کے آگے سرتسلیم خم کرنا ہے ، تواس طرح میقات سے احرام کے بغیر کوئي بھی تجاوز نہیں کرتا کیونکہ یہ اللہ تعالی کا حکم اورشرع ہے جواللہ تعالی نے مشروع کیا ہے ، اوراس میں وحدت امت اوراس کا نظم وضبط پایا جاتا ہے کہ میقات کی تحدید میں تفرقہ اوراختلاف نہ پایا جائے ۔

4 ۔ حج پہلے لحظہ سے ہی توحید کی علامت اورشعارہے جسے حاجی اختیار کرلیتا ہے ۔

جابربن عبداللہ رضي اللہ تعالی عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتےہیں :

پھرتوحید کا اعلان کرتے ہوئے تلبیہ اس طرح کہا :

لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك

حاضر ہوں اے اللہ میں حاضرہوں ، تیرا کوئي شریک نہیں ، یقینا تعریفات تیری ہی ہیں اورنعمت اوربادشاہی بھی تیرے ہی لیے ، تیرا کوئي شریک نہیں ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (2137) ۔

آپ اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (21617) کے جواب کا مطالعہ ضرورکریں ۔

5 ۔ آخرت کی یاد دھانی کہ جب لوگ ایک جگہ یعنی میدان عرفات وغیرہ میں جمع ہوتے ہیں توکسی میں بھی فضیلت نہیں ہوتی بلکہ وہ اس جگہ سب برابر ہوتےہیں اورکسی کوبھی کسی پرفضلیت نہیں رہتی ۔

6 ۔ حج وحدت واجتماعیت کاشعاراورعلامت ہے جس میں سب لوگوں کا لباس بھی ایک جیسا اوران کےاعمال

اورعلامات وشعائر بھی ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں اوران کا قبلہ اورجگہیں بھی ایک ، لھذا کسی کوبھی کسی ایک پرفضلیت نہیں رہتی بادشاہ اوررعایا ، غنی اورفقیر سب ایک ہی پلڑے میں ہوتے ہیں ۔

حقوق اورواجبات میں سب لوگ برابر ہیں اوران کے مابین اس حرمت والے گھرمیں کوئي فرق نہیں ان کےرنگوں اورشہریت میں کوئي فرق نہیں رہتا اورنہ ہی کسی کےلیے ان کے مابین فرق کرنا جائز ہے ۔

مشاعرمیں ایک جیسے ۔۔ شعائروعلامات میں ایک جیسے ، ان سب کے اھداف بھی ایک اورکام بھی ایک ہی طرح کے ۔

قول میں بھی ایک ہیں: سب لوگ آدم کی اولاد ہیں اورآدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے ، کسی عربی کوکسی عجمی پراورنہ ہی کسی گورے کوسیاہ پرفضلیت حاصل ہے ، لیکن تقوی وپرہیزگاری میں ۔

دوملین سے بھی زیادہ مسلمان ایک ہی وقت میں ایک ہی جگہ ایک ہی لباس میں کھڑے ہوتے ہیں ان سب کا ھدف بھی ایک اورایک ہی مقصد ہوتا ہے وہ اپنے رب کوپکاررہے ہوتے ہیں اوراپنے ایک ہی نبی کی اتباع وفرمانبرداری کرتے ہیں ، تواس سے بڑھ کروحت واجتماعیت کیا ہوگي ؟

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

جن لوگوں نے کفر کیا اوراللہ تعالی کی راہ اورمسجد حرام سے روکنے لگے جسے ہم نے تمام لوگوں کے لیے مساوی کردیا ہے وہیں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے جوبھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے الحج (25) ۔

7 ۔ لباس اوررہائش میں قناعت اختیارکرنے کادرس اورتربیت کہ حاجی نےکپڑے کے دوٹکڑے زیب تن کیے ہوتے ہیں اورتقریبا سونے کی جگہ پرہی رہائش اختیارکی ہوتی ہے جواسے کافی رہتی ہے ۔

8 ۔ مسلمانوں کے اس عظیم اجتماع سے کفاراورگمراہ لوگوں کا ڈرنااورخوفزدہ ہونا ، اگرچہ وہ کئي جگہوں اورملکوں میں بس رہے ہیں اورمختلف ہیں اس اختلاف کے باوجود صرف ان کا ایک ہی جگہ اورایک ہی وقت جمع ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس کے علاوہ کہیں اوربھی جمع ہوسکتے ہیں ۔

9 ۔ مسلمان کے مابین اجتماعیت اورالفت کی اہمیت اجاگرکرنا ، آپ دیکھتے ہیں کہ ہرایک مسلمان نے علیحدہ علیحدہ سفر کیا اورکسی دوردراز علاقے سے آیا لیکن حج میں اسے آپ ایک گروپ اورمجموعہ میں دیھکیں گے ۔

10 ۔ باوثوق ذرائع سے مسلمانوں کے حالات وواقعات کا تعارف ہونا ، وہ اس طرح کہ ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائي سے بلاواسطہ اس کے ملک میں بسنے والے مسلمانوں کے حالات سے واقف ہوتا ہے ۔

11 ـ عام مسلمانوں کے مابین تجربات اورنفع والی اشیاء کا تبادلہ ۔

12 ـ اہل علم اورحل وعقد کا سب ممالک سے آکر ایک جگہ اکٹھے ہونا اورمسلمانوں کے حالات واقعات اوران کی ضروریات پرغورفکر کرنا اوران کے تعاون کی اہمیت کا اظہار ۔

13 ـ مشاعرمقدسہ میں وقوف سے اللہ تعالی کی عبادت کا ثبوت کہ جب روئے زمین پرسب سے افضل اوراعلی ترین مقام بیت اللہ کوچھوڑ کر میدان عرفات میں وقوف کرنا یہ صرف اس کی عبادت کے لیے ہی ہے ۔

14 ـ گناہوں کی بخشش : کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جوبھی حج میں فسق وفجور اورغلط باتیں نہ کرے تووہ حج سے اس طرح واپس آتا ہے کہ اسے آج ہی اس کی ماں نے جنم دیا ہو) ۔

15 – گنہگاروں کے لیے امید کا دروازہ کھولنا اوران مشاعر مقدسہ میں معصیت وگناہ کوچھوڑنے پران کی تربیت کرنا ، وہ اس طرح کہ دوران حج اورمشاعرہ مقدسہ میں وہ اپنی بہت ساری غلط عادات سے چھٹکارا حاصل کرلیتے ہیں ۔

16 ـ یہ بیان کرنا کہ دین اسلام نظم وضبط والا دین اوراس میں کوئي بھی چیز نظم کے بغیر نہیں پائي جاتی ، کہ حج کے سارے احکامات اورمناسک اوروقت میں نظم پایا جاتا ہے اورہرایک عمل اورکام اپنی جگہ اوراس کے محدود وقت میں کیاجاتا ہے ۔

17 ـ خیروبھلائي کے کاموں میں خرچ کرنے کی ترتیب نفس ، اوراس کے ساتھ ساتھ بخل اورحسد سے دوری اختیارکرنے کی تربیت ، کیونکہ حاجی اپنے حج کے لیے بہت ساری رقم سواری پر اوراپنے راستے میں اورمشاعرمقدسہ میں خرچ کرتا ہے ۔

18 ـ اللہ تعالی کی نشانیوں اورشعائر کی تعظیم کرنے کے ساتھ دلوں میں تقوی وپرہیزگاری پیدا کرنا اور دلوں کی اصلاح کرنا ، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اورجوکوئي بھی اللہ تعالی کی نشانیوں اورشعائر کی تعظیم کرتا ہے یہ دلوں میں تقوی وپرہیزگاری کی وجہ سے ہے ۔

19 ـ غنی اورمالدارلوگوں کی لباس اوررہائش میں امتیاز ترک کرنے میں تربیت اورانہیں لباس اورمشاعر مقدسہ اورطواف اورسعی اوررمی جمرات میں فقراء مساکین کے مابین برابری ، اوران سب اشیاء میں ان کی تواضع وانکساری میں تربیت پائي جاتی ہے اوراس سے دنیا کی حقارت کی معرفت ہوتی ہے ۔

20 ـ حاجی کاایام حج میں اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری پرہمیشگی کرنا کہ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ

اورایک عمل سے دوسرا عمل کرتا ہوا اللہ کی اطاعت کررہا ہے اوریہ سب کچھ ایک سالانہ دورے کی حیثیت رکھتا ہے جواللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری اوراللہ تعالی کے ذکر کا دورہ کہلاتاہے ۔

21 ۔ لوگوں کے ساتھ احسان کرنے کی تربیت نفس ہوتی ہے ، لھذا راہ بھولنے والے شخص کی راہنمائي کی جاتی ہے اورجاہل کوعلم سکھایا جاتا ہے ، اورفقیر مسکین کی مدد وتعاون کیا جاتا ہے ، اورعاجز اورکمزور کے ساتھ مل کرکھڑا ہوا جاتا اوراس سے تعاون کیاجاتا ہے ۔

22 ۔ اخلاق حسنہ سے مزین ہوا جاتا ہے ، حج میں حلم وبردباری اورمخلوق کی تکلیف پربرداشت کا مادہ پیدا ہوتا ہے ، کیونکہ حاجی کے لیے ازدھام اورجھگڑا وغیرہ جیسے حادثات کا پیش آنا ایک ضروری چیز ہے اوراسے اس پرصبر کرنا کا حکم دیا گیا ہے :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

حج کے مہینے مقرر ہیں لھذا جوبھی ان میں حج کوفرض کرلے تووہ اپنی بیوی سے میل ملاپ کرنے اورلڑائی جھگڑا کرنے سے بچتا رہے

23 ۔ صبر اورمشقت برداشت کرنے کی تربیت مثلا گرمی برداشت کرنا اورطویل اورلمبا سفر ، اوراپنے اہل وعیال سے دوری اورسخت ازدھام میں مشاعرمقدسہ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ۔

24 ۔ پہلی غلط قسم کی عادات اوررسم ورواج ختم کرنے کی تربیت ، وہ اس طرح کہ حاجی کواحرام کی حالت میں اپنا سرننگا رکھنے کا حکم ہے اوروہ لباس نہیں پہن سکتا تواس طرح اسے وہ کچھ ترک کرنا ہوگا جواس کی عادت بن چکی تھی اوراسی طرح کھانے پینے اوررہائش میں بھی اسے بہت کچھ ترک کرنا ہوگا ۔

25 ۔ صفا مروہ کے مابین سعی کرنے میں اس بات کی یاددھانی ہے کہ جو بھی اللہ تعالی کی اطاعت کرے اوراس پرتوکل کرے اوراس کے دین کا التزام کرے تووہ اسے ضائع نہیں کرے گا بلکہ اس کے درجات بلند کرتا ہے ، دیکھیں یہ ام اسماعیل ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ ھاجررضي اللہ تعالی عنہا ہیں انہوں نے جب ابراہیم علیہ السلام کویہ کہا کہ کیا آپ کواللہ تعالی نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے ؟ توانہوں نے جواب میں کہا جی ہاں ، ھاجرکہنے لگیں پھراللہ تعالی ہمیں ضائع نہیں کرے گا ۔

26 – اللہ تعالی کی رحمت سے ناامید نہ ہونے کی تربیت نفس : کہ جتنی بھی سختی اورشدید مشکلات کا سامنا ہواللہ تعالی کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالی ہی ان مشکلات سے نکالنےوالا اوراس کے ہاتھ میں ہی آسانی پیدا کرنا ہے ، دیکھیں یہ ام اسماعیل رضي اللہ تعالی ہیں ان کا بچہ ہلاک ہونے کے قریب پہنچ چکا ہے اوروہ اس مشکل سے نکلنے اورآسانی کوتلاش کرنے کےلیے ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑي پربھاگ رہیں ہیں ، توپھراس

مشکل سے نجات بھی ایسے آئي کہ ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا ۔

جب ایک فرشتہ آیا اورزمین پرپاؤں مارکرزمزم کا چشمہ نکالا جس میں دلوں اورجسموں کی بیماریوں کا علاج ہے ۔

27 ۔ ان مشاعرمقدسہ میں حاجی اللہ تعالی کی میزبانی سے شرفیاب ہوتے اوراسے یاد کرتے ہیں ، کیونکہ یہ اجتماع نہ توکسی حکومت اورنہ ہی کسی کمیٹی اورکسی بادشاہ اورصدر کی دعوت پربلایا گیا ہے بلکہ اس کی دعوت تواللہ رب العالمین نے دی ہے ، اوراسے ایسااجتماع اورمقام بنایا ہے کہ جس میں سب مسلمان ایک دوسرے کوبرابری اورمساوات سے ملتے ہیں، جس میں کسی ایک کوبھی کسی دوسرے پرفضیلت نہیں ہوتی ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اورلوگوں میں حج کا اعلان کردو ، لوگ تیرے پاس پاپیادہ بھی آئيں گے اوردبلے پتلے اونٹوں پر بھی دوردراز کی تمام راہوں سے آئيں گے الحج (27)۔

امام نسائي رحمہ اللہ تعالی نے ابوھریرہ رضي اللہ تعالی عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(مسافروں میں سے اللہ تعالی کی طرف جانے والے تین قسم کے لوگ ہیں ، غازي ، حاجی اورعمرہ کرنے والا) دیکھیں سنن نسائي حدیث نمبر (2578) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح سنن نسائي (2462) میں صحیح قرار دیا ہے ۔

28 ۔ مومنوں سے دوستی اورمحبت : اوریہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل فرمان کے عین مطابق ہے :

(بیشک تمہارا خون اورتمہاری عزتیں اورتمہارے مال ودولت تم پراس حرمت والے دن اوراس حرمت والے مہینہ اوراس حرمت والے شہرکی طرح حرام ہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (65) صحیح مسلم حدیث نمبر (3180) ۔

29 ۔ موسم حج میں مکمل طور پرمشرکوں اورکفار سے علیحدگی ہوتی ہے اورانہیں کسی بھی طریقہ سے اس اجتماع میں حاضر ہونےسے منع کیا گیا ہے ، اوراس کےساتھ ساتھ حرم کی حدود میں بھی ان کا داخلہ ہروقت اورکسی بھی مقصد کے لیے ممنوع ہے اورانہیں داخل ہونے کی اجازت نہیں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اے ایمان والو! بے شک مشرک بالکل ناپاک اورنجس ہیں وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس بھی نہ پھٹکنے پائيں ، اگرتمہیں مفلسی اورغریب ہونے کا خدشہ ہے تواللہ تعالی اگرچاہے توتمہیں اپنے فضل سے دولتمند کردے گا ،

بیشک اللہ تعالی علم والا اورحکمت والا ہے التوبة (28) ۔

اورامام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابوھریرہ رضي اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ :

ابوھریرہ رضي اللہ تعالی بیان کرتےہیں کہ مجھے ابوبکر رضي اللہ تعالی عنہ نے اس حج میں مجھے بھی ان اعلان کرنے والوں میں بھیجا جو یوم النحر(یعنی دس ذوالحجہ) کومنی میں یہ اعلان کررہے تھے :

اس سال کے بعد کوئي بھی مشرک حج نہ کرے اورنہ ہی ننگے ہوکر بیت اللہ کا طواف کرے ۔

اللہ تعالی ہی زیادہ علم رکھنے والا ہے ، اوراللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل اورصحابہ کرام پراپنی رحمتوں کا نزول فرمائے ۔ .